مکاتیب

(۱)

مکرمی مولانا زاہد الراشدی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج ڈاک سے غیر متوقع طور پر کئی برسوں کے بعد اچانک ماہنامہ 'الشریعۃ' کا جون کا شمارہ ملا۔ مسرت اور تعجب کے ملے جلے جذبات کے ساتھ اس کی ورق گردانی کی۔ مسرت آپ کی عنایت اور مجلّے کے نئے ''رنگ'' پر اور تعجب اس پر کہ اچانک اس خاکسار کی یاد کس طرح تازہ ہوگئی اور آپ کو میرا نیا پتہ کس طرح معلوم ہوگیا۔ ۹،۱۰ سال قبل آپ کا مجلّہ میرے پاس آتا تھا اور یہ عام دینی مدارس کے مجلّات کی طرح تھا، لیکن اس شمارے سے معلوم ہوا کہ آپ نے نیا فکری منہج اختیار کیا ہے۔ مجلّہ کے مضامین اور خاص طور پر ''طلاق ثلاثہ کا مسئلہ'' اور لوئی ایم صافی کے انگریزی مضمون کا ترجمہ: ''تغیر پذیر ثقافتوں میں خواتین کے سماجی مقام کا مسئلہ'' اس کے گواہ ہیں۔ کاش کہ لفظ مسئلہ کی تکرار دونوں جگہ نہ ہوتی اور مترجم کا نام درج ہوتا۔ امریکہ میں مسلمان خواتین کے حوالے سے اسنا (ISNA) امریکہ کے اس نومسلم بھائی کا تجزیہ بڑا حقیقت مندانہ اور دردمندانہ ہے اور اس میں اپنے وطن کے دینی مدارس کے لیے بھی ایک پیغام ہے کہ عاصمہ جہانگیر جیسی خواتین کے ظہور کا سبب خواتین کی مناسب دینی تعلیم وتربیت میں علما کی تقصیر ہے۔

طلاق ثلاثہ کے مسئلے میں اب غور وفکر کی دعوت سے کام نہیں چلے گا، بلکہ اس کو باطل قرار دے کر قرآنی اور مسنون طلاق پر عمل ضروری ہے اور ہمارے شریعت کورٹ کو اس بارے میں دوٹوک فیصلہ کر دینا چاہیے۔ مولوی سلمان الحسینی صاحب اور مرحوم مولانا پیر کرم علی شاہ الازہری دونوں نے طلاق ثلاثہ بیک مجلس کے خلاف آواز اس لیے اٹھائی کہ ان دونوں صاحبان نے عرب ممالک میں پڑھا ہے۔ جس زمانے میں، میں جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ کے کلیۃ العلوم الاجتماعیۃ میں فل پروفیسر تھا، اس وقت (انیسویں صدی کے آٹھویں عشرے میں) سلمان صاحب جامعہ کے کلیۃ الدعوۃ میں ماجستیر (M.A) کے طالب علم تھے جہاں بیشتر مصری اساتذہ پڑھاتے تھے۔ اور مرحوم پیر کرم شاہ تو الازہر ہی کے فاضل تھے۔ بریلوی مکتب فکر کے ان مرحوم عالم کی (جن سے صرف ایک بار اسلام آباد میں ۱۹۸۸ میں میری ملاقات ہوئی تھی) طلاق ثلاثہ کے خلاف مدلل رائے پڑھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ اب تو عرب ممالک سے میرا رشتہ منقطع ہے، لیکن یاد پڑتا ہے کہ مصر وشام میں عرصہ ہوا کہ ایک مجلس میں طلاق ثلاثہ کو غیر نافذ قرار دیا جا چکا ہے۔ میرے اساتذہ بھی کلیۃ الشریعۃ، جامعہ دمشق میں شامی ومصری تھے تو